تنزیلہ عزیز

رقصِ بسمل

"جی ہاں کل....!" عزت نے دہرایا۔

"شادی اٹینڈ کیے بغیر....؟ مگر کیوں؟" تیمور کو ان کی واپسی کا سن کر حقیقتاً حیرت ہوئی تھی۔

"وہ....!" عزت بے ساختہ کچھ بولتے بولتے رک گئی تھی۔

"ہاں ہاں بولو.... رک کیوں گئیں؟" تیمور نے اسے بولنے پہ اکسایا تھا۔

"کیا آپ کو نہیں پتا....؟" وہ براہ راست بات کرتے ہوئے جھجک رہی تھی۔

"کیا مطلب....؟ کیا نہیں پتا؟ صاف بات کرو عزت مجھے ٹینشن ہو رہی ہے۔" تیمور کو سچ مچ مزید تشویش ہونے لگی تھی۔

"آپ کو بابا کی کال نہیں آئی....؟" عزت ابھی بھی کھل کے بات نہیں کر پا رہی تھی۔

"میرا سیل میرے پاس نہیں تھا.... میں تھوڑی دیر پہلے ہی آفس سے آیا ہوں.... لیکن تم بتاؤ.... کیا مسئلہ ہے.... واپسی کیوں ہو رہی ہے؟ کیا وجہ ہے؟ سب ٹھیک تو ہے نا؟" تیمور کو زیادہ پریشانی عزت کی طرف سے ہو رہی تھی۔

"نہیں....! سب ٹھیک نہیں ہے.... بابا بہت غصے میں ہیں اسی لیے واپس آ رہے ہیں۔"

انتیسویں قسط





"غصے میں کیوں ہیں....؟" تیمور پریشانی کی وجہ سے اصل وجہ بھی نہیں سمجھ پایا تھا۔
"آپ کی شادی کی وجہ سے۔" تیمور پہلے چونکا پھر سنبھل گیا۔
"اوہ! تو خبر پہنچ گئی ان تک.... میرا سرپرائز بھی نہیں رہنے دیا کسی مخبر نے....." تیمور نے محظوظ ہوتے ہوئے مسکرا کر کہا تھا۔
"بھائی! وہ سچ میں بہت غصے میں ہیں۔" عزت نے اسے رضا حیدر کے مزاج کی سنگینی کا بڑی سنجیدگی سے احساس دلایا تھا۔
"اور میں سچ میں بہت مزے میں ہوں۔" تیمور نے بات کرتے ہوئے اب کی بار ماورا کی طرف دیکھا تھا اور اس دیکھنے میں بھی شرارت تھی۔
"اور بھابھی....؟" عزت نے بڑے پیار اور بڑے اشتیاق سے ماورا کو بھابھی کے نام سے نوازا تھا۔
"یہ بات تم اپنی بھابھی سے ہی پوچھ لو....." تیمور نے کہہ کر فون ماورا کی سمت بڑھایا اور ماورا نے یکدم چونک کر تیمور کی طرف دیکھا تھا۔
"عزت ہے دوسری طرف.... لو بات کرلو۔" تیمور نے فون اسے تھما دیا تھا اور مجبوراً ماورا کو چپ کا قفل توڑنا پڑا تھا۔
"السلام علیکم....!" اس نے محض سلام کیا تھا۔
"وعلیکم السلام....! مبارک ہو بھابھی!" عزت کے لہجے میں دبی دبی شرارت اور خوشی ہمک رہی تھی۔
"خیر مبارک.... کیسی ہو؟" ماورا نے نرمی سے جواب دیا تھا۔
"بہت اچھی ہوں.... بھائی نے اپنے دل کی خوشی پالی.... اب جو بھی ہوگا' دیکھا جائے گا ایم ریئلی ویری ہیپی....." عزت کے اندر کی خوشی ماورا اتنی دور سے بھی محسوس کرسکتی تھی جیسے دن میں رضا حیدر کا غم و غصہ محسوس کیا تھا۔
"واپس آرہی ہو....؟" ماورا کو ان لوگوں کی بات چیت سے اندازہ ہوچکا تھا کہ وہ لوگ کل واپس آرہے ہیں۔
"جی.... اور میں اس بات پہ بہت خوش ہوں کہ ہم کل واپس آرہے ہیں۔" عزت واقعی بہت خوش تھی۔
"ہاں.... ولید کو مس کررہی ہوگی اسی لیے واپسی پہ اتنی خوشی کا اظہار ہو رہا ہے....." بالآخر ماورا بھی ذرا سے خوشگوار موڈ میں آگئی تھی۔

"بھابھی پلیز.... بھائی کیا سوچیں گے؟" عزت نے اس کے چھیڑنے پہ اسے روکا تھا۔
"عزت' ولید کو مس کررہی ہے' اس بات پہ آپ کیا سوچیں گے۔ ذرا بتا سکتے ہیں مجھے....؟" ماورا نے بے اختیار شرارت کا رخ تیمور کی طرف موڑ دیا تھا اور عزت ایئر پیس سے ابھرتی اس کی آواز سن کر سرپیٹ کے رہ گئی تھی۔
"اف بھابھی....!" عزت شرم کے مارے اور کیا بولتی....
"بتائیں ناں کیا سوچیں گے؟" ماورا نے اسے اکسایا اور تیمور کے چہرے پر مسکراہٹ بکھر گئی تھی.... کیونکہ ماورا نے اسپیکر کا بٹن آن کررکھا تھا۔
"سوچوں گا کہ اب ولید بارات لے ہی آئے تو اچھا ہے۔" تیمور نے بھی ماورا کی اس شرارت میں اس کا پورا ساتھ دیا تھا۔
"اوہ گاڈ....! بھائی آپ بھی؟" عزت نے مصنوعی خفگی کا اظہار کیا تھا۔
"جی ہاں....! میں بھی۔" تیمور نے بھی اسی کے سے انداز میں جواب دیا تھا۔

"اچھا... بھابھی کے آتے ہی بھابھی کی طرف ہوگئے... بہن کو اکیلا چھوڑ دیا؟" عزت نے احتجاج کیا۔

"نہیں... !میں نے بہن کو اکیلا نہیں چھوڑا... پہلے اس کا ساتھ دینے والے کا انتظام کیا ہے... پھر خود کسی کا ساتھ دیا ہے۔" تیمور ڈرائیو کرتے ہوئے عزت کو جواب بھی دے رہا تھا اور ساتھ ساتھ کن اکھیوں سے ماورا کو بھی دیکھ رہا تھا۔ جو فون کا اسپیکر آن کیے ان دونوں بہن بھائی کی نوک جھوک سے لطف اندوز ہو رہی تھی۔

"تو اب کبھی بہن کا ساتھ نہیں دیں گے... بس ایک ہی بار دینا تھا؟" عزت نے اسے جذباتی کرنے کی کوشش کی۔

"ارے کیوں نہیں میری جان... زندگی کے ہر موڑ' مقام پر ساتھ دوں گا... جب تک زندگی ہے... لیکن جہاں معاملہ تمہاری بھابھی کا ہوگا... وہاں میں تمہاری بھابھی کا ہی ساتھ دوں گا... تمہارا نہیں..." بات کرتے کرتے تیمور نے آخر میں پھر اسے چھیڑ دیا تھا۔

"ٹھیک ہے' پھر بھابھی سے ہی بات کریں مجھ سے نہیں۔" عزت ناراض ہو چکی تھی اور تیمور قہقہہ لگا کر ہنسا تھا۔

"ٹھیک ہے... تم بھی اپنی بھابھی سے ہی بات کرو... مجھ سے نہیں۔" تیمور نے بھی اسی کا انداز اپنایا تھا۔

"نہیں... اب میں آپ دونوں سے ہی بات نہیں کروں گی۔" ماورا ان دونوں سے بھی چار ہاتھ آگے تھی۔

"کیوں... ؟" عزت اور تیمور بیک وقت بولے تھے۔

"کیونکہ آپ دونوں آپس میں بات نہیں کر رہے... آپس میں ناراض ہو رہے ہیں تو میری کیا ویلیو... ؟ مجھ سے بھی ہو جائیں گے... جن کا آپس میں اتفاق نہیں ہوتا۔ ان کا کسی اور کے ساتھ کیسے ہو سکتا ہے بھلا؟" ماورا نے بڑے طنزیہ انداز میں کہتے ہوئے ان پر چوٹ کی تھی اور وہ دونوں بہن بھائی جیسے اپنا سا منہ لے کر رہ گئے تھے۔

"لیکن یہ تو ہمارا آپس کا معاملہ ہے ناں... ؟" تیمور نے کمزور سی دلیل دی...

"اب یہ آپس کا معاملہ نہیں ہے... اب اس آپس کے معاملے میں میں بھی شامل ہو چکی ہوں... اب آپ لوگوں کی مرضی یا تو شامل کرلیں یا اس آپس کے معاملے سے نکال دیں مجھے... ؟" ماورا نے کہتے ہوئے بڑی لاپروائی سے کندھے اچکائے تھے۔ اور وہ دونوں بہن بھائی اس کی بات پہ لاجواب ہو کر ایک بار پھر چپ ہوئے تھے۔

"تو پھر کیا کیا جائے اب... ؟" عزت نے لب کشائی کی۔

"آپ لوگ خود سمجھ دار ہیں... میرے بتانے کی ضرورت نہیں ہے۔" ماورا جان بوجھ کر لاپروائی کا اظہار کر رہی تھی۔

"ہوں... سوری۔" اب کی بار پھر وہ دونوں بیک وقت بول پڑے تھے اور ماورا ان دونوں کی اس بے ساختگی پہ بے ساختہ کھلکھلا کر ہنس پڑی تھی اور اس کی ہنسی سمجھ میں آتے ہی وہ دونوں بہن بھائی بھی ہنس پڑے تھے۔ اور اسی ہنسی اور نوک جھونک کے دوران ان کا سفر تمام ہوا تھا۔ شاپنگ مال کے قریب پہنچتے ہی کال بند ہو گئی تھی۔

☼ ☼ ☼

"سر... !یہ ہے ریڈ رسٹ واچز کی تمام کولیکشن... آپ خود چیک کرلیجیے..." برانچ کے منیجر کے آرڈر پہ سیلز بوائے نے تمام کولیکشن تیمور کے سامنے سجادی تھی۔

"ان میں سے ڈائمنڈ واچ کون سی ہے...!" تیمور تمام رسٹ واچز کو توصیفی نگاہوں سے دیکھ رہا تھا کیونکہ تمام ہی ایک سے بڑھ کر ایک تھیں۔
"یہ دس رسٹ واچز ڈائمنڈ میں ہیں۔ اور یہ آٹھ اوریجنل گولڈ میں...." سیلز بوائے اور منیجر الرٹ کھڑے تھے۔
"تم بتاؤ اب.... ؟یا پھر آج بھی مجھے ہی زحمت کرنا پڑے گی؟" تیمور نے تمام رسٹ واچز کا جائزہ لینے کے بعد ماورا سے رجوع کیا تھا۔
"ریڈ رسٹ واچ آپ کی پسند ہے' اس لیے سلیکشن بھی آپ کی ہی ہونی چاہیے' میں نے تو بس آپ کو پہن کے دکھائی ہے۔" ماورا نے بے حد آہستہ اور سہولت سے کہتے ہوئے معاملہ تیمور کی پسند پہ چھوڑ دیا تھا۔
"اچھا... تو یہ بات ہے؟ پھر اس یادگار شاپنگ پہ یادگار سیلفی تو ہونی چاہیے ناں؟" تیمور نے فرمائش کی تھی۔
اور پھر سیلز بوائے نے تیمور کی پسند کی ہوئی ڈائمنڈ کی رسٹ واچ اسے پیش کی جو تیمور نے بڑی احتیاط سے نکال کر ماورا کی کلائی کی زینت بنانی چاہی تھی جس کے لیے ماورا نے ہاتھ سامنے کر دیا تھا۔
اور تیمور نے وہ رسٹ واچ خ اس کی کلائی میں سجادی تھی۔
"تھینکس....!" ماورا کے چہرے پہ ہلکی شرم کی سرخی بکھری نظر آنے لگی تھی۔

☆ ☆ ☆

"آئس کریم....!" شاپنگ مال سے نکلتے ہی ماورا کی نظر آئس کریم پارلر کی سمت اٹھی تھی۔
"کھاؤ گی....؟" تیمور کے قدم بھی رک گئے تھے۔
"میں اکیلی نہیں.... آپ بھی کھائیں گے۔" ماورا نے اسے بھی شامل کیا۔
"مجھے خاص پسند نہیں ہے...." اس نے نفی میں سر ہلایا۔
"مجھے تو ہے پسند...." ماورا کا بہت موڈ تھا آئس کریم کھانے کا....
"تو تم کھاؤ...." اس نے لاپروائی سے کہا۔
"آپ کھائیں گے تب...." اس نے ضد کی۔
"ماورا....!" تیمور نے مصنوعی خفگی سے پلٹ کر اسے دیکھا۔
"رہنے دیں.... میں بھی نہیں کھاتی...." وہ سر جھٹک کر قدم آگے بڑھا چکی تھی۔

اور تیمور نے اس کی اس بچوں جیسی ناراضی پہ مسکراتے ہوئے بے اختیار اس کا ہاتھ پکڑ لیا تھا۔
"اچھا آؤ میں بھی کھاتا ہوں۔" تیمور نے اسے ہلکے سے اپنی طرف کھینچا تھا۔ اور اس کے مان جانے پہ ماورا بھی مسکرا اٹھی تھی۔
"لیکن ایک شرط پہ...." تیمور نے شرط رکھی۔
"کیا....؟" ماورا نے بے ساختہ پوچھا۔
"آئس کریم کون میں لینی ہے.... اور وہ بھی صرف ایک ہی کون.... شیئر کر کے کھائیں گے۔" تیمور کی شرط پہ ماورا یکدم ہدک اٹھی تھی۔
"واٹ.... آپ مذاق تو نہیں کر رہے۔" ماورا کو تیمور کی دماغی حالت پہ شک گزرا تھا۔
"اس میں مذاق کی کیا بات ہے؟ اگر ہم آئس کریم کھا سکتے ہیں تو پھر کون میں کیوں نہیں؟"

”لیکن۔۔۔ کون میں تو بچے۔“ ماورا نے بات ادھوری چھوڑ دی۔۔۔
”تو کیا ہوا۔۔۔ آئس کریم بھی تو بچے ہی کھاتے ہیں ناں۔۔۔؟“ تیمور نے لاپروائی سے کندھے اچکائے۔
”لیکن تیمور۔۔۔!“ وہ جھنجلائی۔
”اب لیکن ویکن کو چھوڑو۔۔۔ بتاؤ کھاؤ گی یا نہیں؟“ تیمور نے اسے شرارتی نظروں سے دیکھا۔۔۔ اور ماورا اس کی نظروں کے مفہوم سے نظر چرا کر پلکیں جھکا گئی تھی۔
”کھاؤں گی۔۔۔ لیکن شیئر۔“
”پھر لیکن۔۔۔؟“ تیمور نے اس کی بات کاٹ دی۔
”تیمور۔۔۔“ ماورا پھر جھنجلائی تھی۔
”لیتے ہیں ناں۔۔۔ لیکن شیئر کر کے نہیں۔۔۔“ اب کی بار تیمور نے خود اس کی بات مکمل کر دی تھی اور ماورا اس کی شرارت سمجھ کے مسکرا دی۔
”چلو آؤ۔“ تیمور اس کا ہاتھ پکڑے آئس کریم پارلر کے اندر آ گیا۔ اور پھر سچ مچ اس نے دو کون لی تھیں اور مسکراتے ہوئے باہر نکل آئے تھے۔
”ہم شیئر نہیں کر سکتے۔۔۔ لیکن ایک دوسرے کے ساتھ اپنی کون تو چینج کر سکتے ہیں ہاں؟ تیمور نے شرارت کا ایک نیا پہلو نکالا اور آئس کریم کھاتے کھاتے ماورا ایک بار پھر چونک گئی تھی۔
واٹ۔۔۔؟ مگر کیوں؟“ اس نے حیرانی سے پوچھا۔
”کیونکہ میرے پاس مینگو فلیور ہے اور تمہارے پاس اسٹرابیری۔۔۔ میں اسٹرابیری فلیور ٹیسٹ کرنا چاہتا ہوں۔۔۔ تم یہ لے لو۔“ تیمور نے اپنی آدھی کون اس کی طرف بڑھائی اور ماورا ہکا بکا اس کی شکل دیکھتی رہ گئی۔
”یار۔۔۔ اتنا شاک کیوں لگ رہا ہے۔ میں بدلے میں دے تو رہا ہوں۔“ تیمور نے اسے بچوں کی طرح بہلانے کی کوشش کی۔
”پاگل ہو گئے ہیں۔“ ماورا نے اسے گھورا۔
”ہاں۔۔۔ اور تم کنجوس ہو گئی ہو۔۔۔ ذرا سی آئس کریم نہیں دے سکتیں؟“ تیمور نے جیسے بڑے افسوس کا اظہار کیا تھا جس پر ماورا بے اختیار امڈنے والی ہنسی نہیں روک سکی تھی۔
”یہ لیں۔۔۔ دونوں رکھ لیں۔۔۔“ ماورا نے بڑی سہولت سے اسے اپنی کون بھی تھما دی تھی اور تیمور اپنے دونوں ہاتھوں میں پکڑی کونز دیکھ کر خود ہی قہقہہ لگا کر ہنس پڑا تھا۔
”اوہو۔۔۔!“ اتنے میں ایک زوردار سیٹی بجی تھی اور ان دونوں نے یکدم سامنے کی طرف دیکھا تھا جہاں اپنی بائیک پہ بیٹھا ولید ان دونوں کو دیکھ کر ہوٹنگ کر رہا تھا۔
”تفریح ہو رہی ہے۔۔۔ واہ۔۔۔ کیا بات ہے؟“ ولید نے ستائشی نظروں سے دیکھتے ہوئے داد دی تھی۔
”کیوں جناب ہمیں کوئی حق نہیں تفریح کرنے کا۔۔۔؟“ تیمور نے الٹا اس سے سوال کیا تھا۔
”ارے کیوں نہیں۔۔۔ کون کہتا ہے کہ آپ کو حق نہیں ہے۔ آپ کے حق تو پورے شہر پہ ہیں۔۔۔ کون روک سکتا ہے بھلا؟ پابندی تو ہم جیسے غریبوں کے لیے ہوتی ہے جو اپنی بیگم کے ساتھ ایک کپ چائے بھی نہیں پی سکتے۔“
”چھوڑو یار۔۔۔ موڈ خراب مت کرو۔۔۔ بلکہ جوائن کرو ہمیں۔“ تیمور نے اس کی ساری فریاد پہ پانی پھیر دیا تھا۔
”واہ۔۔۔ جوائن کروں تمہیں؟ وہ بھی اس شرمناک حلیے میں۔“ ولید نے طنزیہ اسے سرتاپا دیکھا۔

"کیوں میرے حلیے کو کیا ہوا ہے بھلا؟" تیمور نے جیسے خود کو سر تا پا دیکھنے کی کوشش کی تھی اور ایسی ہی کوشش ماورا نے بھی کی تھی۔ جس پہ ماورا کے ہونٹوں پہ بے ساختہ مسکراہٹ بکھر گئی تھی۔

"رک! دکھاتا ہوں ابھی۔" ولید نے جیب سے موبائل نکالا اور اگلے لمحے میں اس کا حلیہ اپنے موبائل میں محفوظ کر لیا تھا۔

"اگر آپ اس کو جوائن کرنا چاہتی ہیں تو کر لیں۔" ولید نے ماورا کو تیمور کے ساتھ کھڑے ہونے کا سگنل دیا تھا۔

"بس.... بس یہی کافی ہیں۔" ماورا نے ہنسی دباتے ہوئے کہا۔

"کیوں....؟" تیمور نے ماورا کو دیکھا۔

"کیوں کا جواب یہاں ہے...." ولید بائیک سے اتر کر قریب آگیا تھا اور اپنا موبائل اس کے سامنے کر دیا تھا۔

جس کو دیکھ کر خود تیمور حق دق رہ گیا تھا اس نے دونوں ہاتھوں میں دو کونز پکڑی ہوئی تھیں اور ان میں سے آئس کریم پگھل پگھل کر اس کی پتلون اور جوتوں کو رنگین کرتی جا رہی تھی ایک طرف پیلا اور ایک طرف گلابی اور یہی حشر اس کے ہاتھوں کا بھی ہو رہا تھا۔

"اوہ مائی گاڈ....!" تیمور نے یکدم دونوں کونز دور پھینک دی تھیں جن کا بسکٹ اب اس کی ہتھیلیوں سے چپک چکا تھا۔

"ہے نا شرم ناک حلیہ؟" ولید نے تائید چاہی۔

"ہونہہ.... شرمناک کیوں؟ بچپن میں بھی تو کھاتے تھے اور تقریباً" یہی حال ہوتا تھا۔" تیمور شرمندہ ہوئے بغیر اب دائیں بائیں ہاتھ دھونے کے لیے کوئی جگہ تلاش کر رہا تھا۔

"اچھا تو تم ایسے کھاتے تھے؟" ولید نے اس کی پینٹ اور جوتوں کی طرف دیکھ کر پوچھا جس پہ ماورا مزید ہنسی تھی... اور تیمور اس کی ہنسی دیکھ کر سیراب ہو گیا تھا۔

"یار.... میں جیسے بھی کھاتا تھا لیکن میرے آج کے پیسے پورے ہو گئے ہیں پینٹ اور جوتے خراب ہونے کا بھی افسوس نہیں ہے۔" ماورا اور ولید دونوں ہی اس کی بات کا مفہوم سمجھ گئے تھے۔

"یہ تم کہہ رہے ہو ناں....! ورنہ تمہاری جگہ میں ہوتا تو پینٹ سے داغ ختم کرنے کی فکر میں ہی ہلکان ہو رہا ہوتا... امی سے الگ ڈانٹ پڑتی کہ داغ کہاں سے لگا لیے؟ سارا واشنگ پاؤڈر ختم ہو گیا ہے۔" ولید نے اپنا الگ رونا رویا تھا۔

ماورا بے تحاشا کھلکھلائی تھی اور تیمور نے اسے گھور کے دیکھا تھا۔

"پورے پورے میراثی ہو گئے ہو...."

"یار! اب تمہارا رشتے دار ہو گیا ہوں آخر.... کچھ تو عزت سے پیش آؤ۔" ولید نے سر کھجاتے ہوئے اسے تھوڑی شرم دلائی تھی۔

"عزت سے پیش آتا ہوں، پہلے میں ہاتھ تو دھو لوں۔" تیمور کہہ کر واپس آئس کریم پارلر کے اندر چلا گیا تھا اور ماورا ولید کی طرف متوجہ ہوئی تھی۔

"عزت آپ کے ساتھ کیسے پیش آتی ہے پہلے یہ تو بتائیں....؟" اب چھیڑنے کی باری ماورا کی تھی اور ولید اس کی بات پر ہنس پڑا تھا۔

"وہ تو کچھ ایکسٹرا عزت سے پیش آتی ہے۔" اس کا انداز شرارت بھرا تھا۔

"کل آرہی ہے واپس.... اطلاع ملی آپ کو؟" ماورا نے مسکرا کے پوچھا۔
"آف کورس.... اطلاع ملی اب تو ہر کام کی سب سے پہلے اطلاع ملے گی۔" ولید نے فخریہ انداز میں بتایا۔
"وہ کیسے....؟" ماورا نے سوالیہ نظروں سے دیکھا۔
"بس کچھ دن پہلے تھوڑا رعب اور دبدبہ ڈالا تھا.... اور تب سے اب تک سب ٹھیک چل رہا ہے۔" اس نے جیسے اپنے کالر کھڑے کیے تھے اور ماورا نے اسے خاصی متاثر کن نظروں سے سرتاپا دیکھا تھا۔
"اوہ اچھا.... تو یہ بھی ہو چکا ہے.... ہماری لڑکی پہ رعب بھی ڈالے جا چکے ہیں۔"
"آپ کی لڑکی نہیں.... اپنی بیوی پہ۔" ولید نے تصحیح کی۔
"ہاں یہ بات بھی ٹھیک ہے۔" ماورا نے اثبات میں سر ہلایا۔
"اب کہو کیا فرما رہے تھے؟" تیمور ہاتھ دھو آیا تھا۔
"میں اب اجازت چاہ رہا ہوں۔ مجھے کسی سے ملنا ہے آپ لوگ انجوائے کریں۔" ولید نے وقت دیکھتے ہوئے کہا۔
"ارے نہیں یار.... کچھ دیر تو رکو.... ڈنر کرتے ہیں۔" تیمور نے اسے روکنا چاہا۔
"نہیں پھر کبھی سہی ابھی ٹائم نہیں ہے...." ولید اس سے ہاتھ ملا کر اجازت لیتے ہی رخصت ہو گیا تھا۔
"اب کیا ارادہ ہے.... ڈنر کہاں ہونا چاہیے؟" تیمور ماورا کی طرف متوجہ ہوا۔
"گھر پر....؟" ماورا واقعی سکون سے ڈنر کرنا چاہتی تھی۔
"اوہ.... یہ تو سب سے اچھا آئیڈیا ہے...." تیمور کو بھی پسند آیا تھا۔
"لیکن ڈنر سے بھی پہلے تم نے گھر جا کے چینج کرنا ہے تیار ہونا ہے۔ آج تمہیں فل تیاری میں دیکھنے کا موڈ ہو رہا ہے۔ ایک سجی سنوری بیوی کے روپ میں...." تیمور کی فرمائش اس کے لیے مشکل تو تھی مگر نا ممکن نہیں.... ماورا سوچ کے رہ گئی۔

☆ ☆ ☆

آف وائٹ فراک میں ہلکے میک اپ کے ساتھ سجی سنوری ماورا خود کو دیکھ کر خود ہی حیران رہ گئی اس نے اپنا ایسا روپ ورنگ کبھی نہیں دیکھا تھا اور نہ ہی کبھی ایسا تیار ہوئی تھی۔
"مجھے بھوک لگ رہی ہے ماورا! پلیز ذرا جلدی۔" تیمور بھوک کے ہاتھوں مجبور کافی عجلت میں اندر داخل ہوا تھا لیکن ڈریسنگ ٹیبل کی سمت نظر اٹھتے ہی ساری بھوک و پیاس ختم ہو گئی تھی' وہ مبہوت سا اسے دیکھتا رہ گیا تھا۔
"میں تیار ہوں چلیے...." ماورا اس کے قدموں اور زبان کی خاموشی نوٹ کر چکی تھی' اسی لیے اس خاموشی کے تسلسل کو اس نے خود ہی توڑنے کی کوشش کی تھی۔
"کہاں....؟" تیمور نے نا سمجھی سے پوچھتے ہوئے اس کی طرف قدم بڑھائے تھے۔
"ڈائننگ روم میں.... آپ کو بھوک لگی ہے ناں.... اس لیے۔" اس نے پلکیں جھکا لی تھیں کیونکہ وہ اسے بہت وارفتگی سے دیکھ رہا تھا۔
"کس نے کہا کہ مجھے بھوک لگی ہے....؟" تیمور نے قریب آتے ہوئے اسے ساتھ لگا لیا۔
"آپ نے...." ماورا نے دونوں ہاتھ اس کے سینے پہ رکھ کر پیچھے دھکیلا۔
"میری بھوک تو ختم ہو گئی...."
"پھر پیاس ختم ہو گی.... پھر نیند ختم ہو گی.... پھر۔"

"جب تم پاس ہو تو پھر ہر چیز ختم ہی ہو گی ناں؟ تمہارے ہوتے ہوئے کسی اور چیز کی کیا ضرورت؟ بھوک پیاس نیند سب جانے دو..... کیونکہ تم جو ہو۔"

تیمور کی آواز مدھم ہو گئی تھی اور اس کی آواز کے ساتھ ماورا کی دھڑکن کی رفتار بڑھتی جا رہی تھی۔

"لیکن مجھے تو بھوک لگی ہے۔" ماورا نے اس کی بات ٹالنے کی کوشش کی۔

"فرصت سے میرے پاس بیٹھو..... دل سے دل کی باتیں سنو..... ایسی فرصتیں بار بار نہیں ملتیں۔" تیمور دل کی گہرائیوں سے ان لمحوں کو محسوس کر رہا تھا۔

" زندگی ہو تو سب کچھ مل جاتا ہے۔" ماورا نے لاپروائی سے کہا۔

"زندگی کب ہے اور کب نہیں' یہ ہی تو پتا نہیں چلتا..... اس لیے اپنے ہر پل کو اپنی مٹھی میں اس طرح قید کر لینا چاہیے کہ سب رنگ آپ کے ہاتھوں میں محفوظ ہو جائیں۔" تیمور نے فلسفہ جھاڑا۔

"اچھا تو آپ سب رنگ اپنی مٹھی میں محفوظ کر رہے ہیں.....؟"

"بالکل....." تیمور نے اثبات میں سر ہلایا۔

"تو پھر یہ بھی محفوظ کر لیں۔" ماورا نے کہتے ہوئے یکدم اسے پرے دھکیلا اور خود دروازے کی طرف بھاگ گئی تھی' تیمور اس اچانک حملے کے لیے تیار نہیں تھا اس لیے سٹپٹا کے رہ گیا تھا اور ماورا کھلکھلاتی ہوئی باہر نکل گئی تھی۔

"ماورا!" اس کے پیچھے وہ بھی بھاگا آیا تھا۔

☆ ☆ ☆

ان کی زندگی کے یہ تین دن بہت خوشگواریت لیے ہوئے گزرے تھے۔

لیکن صبح ہوتے ہی وہ تمام خوشگواریت کہیں دور جا سوئی تھی۔

وہ دونوں ابھی اپنے کمرے میں سو رہے تھے جب رضا حیدر کی گنگھناتی ہوئی آواز ان تک پہنچی تھی۔

"تیمور..... تیمور کہاں ہو..... نیچے آؤ۔" رضا حیدر پتا نہیں یہاں تک کیسے برداشت کر کے پہنچے تھے..... اور گھر میں داخل ہوتے ہی ان کی برداشت جواب دے گئی تھی۔ تیمور کی آنکھ کھلی اور وہ یکدم بستر سے اٹھ بیٹھا تھا۔ ماورا بھی بیدار ہو چکی تھی۔

"بابا آ گئے.....؟" تیمور نے اسے دیکھا۔

"جی.....!" وہ نظریں جھکا گئی۔

"اچھا..... میں دیکھتا ہوں۔" وہ شرٹ اور سلیپر پہن کر دروازے کی طرف لپکا۔

"تیمور.....!" ماورا نے اسے بے ساختہ پکارا تھا' نجانے کیوں اس کا دل بری طرح دھڑک اٹھا تھا۔

"کیا ہوا؟" وہ اس کی طرف پلٹا' ماورا کے چہرے سے پریشانی ہویدا تھی' وہ بے اختیار اس کے قریب آیا۔

"ڈونٹ وری! کچھ نہیں ہو گا تم پریشان نہ ہو۔" تیمور اس کے ماتھے سے اس کے بال پیچھے ہٹا کر اس کا ماتھا چوم کر گال تھپکتے ہوئے اٹھ کر باہر نکل گیا تھا۔ اور ماورا کو لگا جیسے اس کے سینے سے دل نکل کر باہر آ گیا ہو۔ اس کے آنسو بے اختیار بہہ نکلے تھے!

(باقی آئندہ ان شاء اللہ)